شراب نوشی

اسلام انسان کی روحانی اور جسمانی صحت کا یکساں اہتمام کرتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو نقصان پہنچانے والی اشیا کو ممنوع کیا ہے۔ شراب نوشی جسمانی اور روحانی صحت کے لئے زہرِ قاتل ہے۔ قرآن مجید میں اس کے متعلق ارشاد ہے:

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْس" مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْن o اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْن o "(المائدہ: ۹۰ تا ۹۱)

"اے ایمان والو! شراب اور بت اور پانسے (سب) ناپاک کام اعمالِ شیطان سے ہیں۔ سو ان سے بچے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، تو کیا تم رُک جاؤ گے۔"

رسول اللہ ﷺ نے ہر قسم کے نشے کو حرام کیا اور فرمایا:

"ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور خمر حرام ہے۔" (متفق علیہ)

آپ نے ادویات میں بھی شراب ڈالنے سے منع فرمایا کہ:

"شراب علاج نہیں بیماری ہے، اسے ہرگز استعمال نہ کرو۔" (بخاری، کتاب الحدود)

نشہ آور اشیا کی مقدار قلیل ہو یا کثیر 'حرام' ہے۔ خواہ اتنی ہی قلیل کیوں نہ ہو کہ اس سے نشہ بھی نہ ہو۔ اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے:

"ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کے ایک "فرق" سے بھی نشہ آتا ہو اس کا ایک چلّو بھی حرام ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی)

ان احکام میں مضمر حکمتوں کی تصدیق جدید سائنسی انکشافات سے بھی ہوتی ہے۔

چنانچہ انگریز ڈاکٹروں Dr. Henry Walton اور Dr.Neil نے اپنی کتاب "Alcoholism" میں لکھا ہے :

''دماغی امراض کے ہسپتالوں یعنی پاگل خانوں میں داخلے کی سب سے بڑی وجہ شراب نوشی ہے۔ بہت سے حادثے اور خودکشی کی وارداتیں شراب نوشی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔شراب نوشی مسلسل جسمانی اور دماغی تنزل کا باعث ہے۔''

''ڈیلی نیوز کراچی کی ۱۹ جنوری ۱۹۷۰ء کی اشاعت میں اے پی پی خبر رساں کے حوالے سے ہے کہ نیشنل کونسل آف الکوہل ازم کی آخری رپورٹ کے مطابق انگلستان میں دوسو پچاس ملین پونڈ سالانہ کا نقصان شراب نوشی کی وجہ سے کام کرنے والوں کی غیر حاضریوں اور دوسرے مضر اثرات کی صورت میں ہوتا ہے۔ ہر پیر کو اڑھائی لاکھ آدمی اتوار کی شراب خوری کی وجہ سے غیر حاضر رہتے ہیں۔شراب نوشی کے عادی مزدور سال میں چالیس سے ساٹھ دن تک کا کام ضائع کر دیتے ہیں۔'' ❶

''معروف ماہرِ غذائیات پروفیسر شٹر کی رائے کے مطابق شراب نوشی سرطان کا سب سے بڑا سبب ہے۔ یہ دل، جگر، معدے، دورانِ خون، ذیابیطس اور گنٹھیا کے مرض کا بھی سبب ہے۔'' ❷

شراب نوشی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں سے محروم کر دیتی ہے، لہٰذا مسلمانوں کے فکری اغوا کے لئے انہیں شراب نوشی کا عادی بنانا ابلیس کی اہم ضرورت ہے۔ وہ شراب نوشی کو ترقی کی علامت باور کراتا ہے۔ حالانکہ دورِ حاضر کا ابلیسِ اکبر مغرب خود شراب نوشی کے مضر اثرات کی بنا پر پابندی لگا چکا ہے۔ لیکن اس کا جمہوری نظام ہواؤ ہوس کے پجاریوں کے احتجاج کا دھکا برداشت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ چنانچہ قانون اکثریت کی رائے کے سامنے زمین بوس ہو جاتے ہیں۔ یہ اسلام ہی کا کرشمہ ہے کہ جب '' فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ '' کی لطیف تنبیہ کی گئی تو مدینہ منورہ کی گلیوں میں مٹکوں سے شراب بہہ گئی۔ جس نے پیالہ منہ کو لگا رکھا تھا اُس نے سنتے ہی ہٹا کر توڑ دیا۔

---

❶ اسلامی روایات کا تحفظ ۔ جمیل واسطی ۔ ص : ۱۴۴

❷ ماہنامہ ترجمان الحدیث : مئی ۱۹۸۵ء

افسوس کہ دین سے تعلق کے فقدان اور فکری اغوا نے مسلمانوں کو دوبارہ اس اُم الخبائث کا دلدادہ بنا دیا ہے۔ چند مثالیں پیش ہیں:

ترکی میں شراب نوشی کو سرکاری سطح پر سرپرستی حاصل ہے۔ جمیل واسطی اپنی کتاب ''اسلامی روایات کا تحفظ'' میں لکھتے ہیں:

''جب میں ترکی کے دورے کے دوران انقرہ کا شہر دیکھ چکا تو ایک ترک سے میں نے دریافت کیا کہ کیا کوئی اور قابلِ دید جگہ انقرہ میں باقی رہ گئی ہے؟ تو اس نے مجھ سے پوچھا کہ ''کیا تم نے ہمارا سب سے بڑا شراب خانہ دیکھا ہے؟'' مجھے معلوم ہوا کہ حکومتِ ترکی نے سات شراب خانے کھول رکھے ہیں اور ترکی ریڈیو پر گاہے بگاہے شراب کی صفات ترکوں کو سمجھائی جاتی ہیں کہ یہ رنگ لال کرتی ہے۔ گرمیوں میں سردی اور سردی میں گرمی پہنچاتی ہے۔ تمام مہذب اقوام شراب پیتی ہیں۔ حکومت نے ترکوں کی ان ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے شراب خانے جاری کئے ہیں۔''

''اُردن میں بھی سرِ عام شراب فروخت ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ شراب بنانے والی کمپنیاں اخبار میں بھی اس کے اشتہار دیتی ہیں۔

ملائشیا کی حکومت نے صاحبِ ایمان مسلمانوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے شراب نوشی پر پابندی لگائی تو وہاں کا فکری اغوا شدہ مسلمان طبقہ اس غم میں گھلنے لگا کہ اس سے ملائشیا کی سیاحت، سفر اور ہوٹل کی صنعت کو شدید دھچکا لگے گا۔

مصر میں بھی شراب نوشی عام ہے۔ حکومت اس کے کاروبار کی سرپرست ہے۔ احتجاج کرنے والے مسلمانوں کو سزائیں دی جاتی ہیں۔ مسلمانوں کی ایک تنظیم نے شراب سے بھرے ہوئے ٹرک پر حملہ کر کے بوتلیں توڑ دیں تو حکومت نے اس تنظیم کے ارکان کو سخت سزائیں سنائیں۔

پاکستانیوں کا فکری اغوا شدہ طبقہ بھی کسی سے پیچھے نہیں، وہ نہ صرف خود شراب پیتے ہیں بلکہ دھڑلّے سے اپنی شراب نوشی کا اعلان کرتے ہوئے دوسروں کو بھی ترغیب دیتے ہیں۔

صدر ایوب کے دور میں ٹیلی ویژن شروع کرنے کا ایک مقصد شراب نوشی کو فروغ دینا تھا۔ پی ٹی وی کے پہلے جنرل منیجر زیڈ اے بخاری نے اولین عملے کو ہدایات دیتے

ہوئے یہ واضح طور پر کہا:

''اسی طرح شراب کا مسئلہ ہے۔ غضب خدا کا، ان ملاؤں نے اسے بھی حرام کر رکھا ہے۔ مذہب میں شراب کی خوبیوں کا ذکر ان لوگوں کے لئے کیا گیا جو ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں یا نالیوں میں گر جاتے ہیں، مگر بتائیں یہ میرے لئے کیسے حرام ہوسکتی ہے جو اس کے بغیر تخلیقی کام سر انجام نہیں دے سکتا۔ وہ تو ایک توانائی پیدا کرتی ہے۔ آپ کو اس قسم کے ڈھکوسلوں کو بھی ختم کرنا ہے۔ شراب کے لئے گنجائش نکالنا اسی طرح ممکن ہوگا کہ آپ مثبت کرداروں کے ساتھ اس کو شامل کر کے ایسے افراد کی خوبیوں کو اجاگر کیجئے اور انہیں انسانی خوبیوں سے زیادہ مزیّن دکھایئے۔'' ❶

گویا شراب نوشی کے فروغ کے لئے نفسیاتی طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔

ہمارا سیاستدان طبقہ تو مے نوشی کو اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتا ہے۔ پاکستان کے سابق حکمران ''یحییٰ خان'' اور ''سکندر مرزا'' کی بلا کی مے نوشی مشہور ہے۔ سابق وزیر اعظم ''ذوالفقار علی بھٹو'' نے بھی اعتراف کیا تھا کہ:

''یہ لوگ مجھ پر الزام لگاتے ہیں کہ میں شراب پیتا ہوں۔ ایک زمانے میں میں پیتا تھا، اب بہت کم پیتا ہوں۔ میں (ہاتھ کے اشارے سے) اتنی سی پیتا ہوں۔'' ❷

بھٹو کی بیٹی اور سابق وزیر اعظمی پاکستان بے نظیر نے اس جواب کی اپنی کتاب میں بے حد تعریف کی ہے۔ بیٹی کے لئے یہ امر باعثِ افتخار ہے کہ باپ نشہ کرتا تھا۔ حیرت ہے کہ یہی محترمہ اپنی کتاب دخترِ مشرق میں جنرل ضیاء الحق پر افیون اور ہیروئن کے فروغ کا الزام لگاتی ہیں اور خود اپنے باپ کے نشے کے اعتراف پر فخر کرتی ہیں۔ جنرل ضیاء الحق پر اس الزام کی حقیقت سے قطع نظر یہ امر قابلِ حیرت ہے کہ ایک جاگیر دار وڈیرہ اسلامی جمہوریہ مملکت کا حکمران شراب پی کر امیرانہ ''نشہ'' کرے تو وہ قابلِ مذمت نہیں، لیکن اگر غریبوں کے نشے ہیروئن اور افیون کی بات ہو تو وہ باعثِ مذمت ہے۔ کیا یہ قول و عمل کی

---

❶ ماہنامہ بتول دسمبر ۱۹۹۴ء

❷ روزنامہ نوائے وقت ۲۱ فروری ۱۹۷۷ء

دورنگی نہیں؟، لکھتی ہیں:

"ایسے میں میرے والد کے جواب نے مجھے خوش کر دیا تھا، کیونکہ وہ ایک کھلی شخصیت تھے۔ اور جو کچھ وہ گھر میں کرتے تھے، کبھی باہر نہیں چھپایا تھا۔ (میں انکار نہیں کرتا کہ ۱۸ گھنٹے کی محنتِ شاقہ کے بعد میں کبھی کبھی تھوڑی سی شراب پیتا ہوں۔ لیکن دوسرے سیاست دانوں کی طرح میں لوگوں کا خون نہیں پیتا۔ انہوں نے لاہور کے عوامی جلسے میں یہ جملے کہہ دیے)۔" ❶

سندھ کے ایک سابق وزیر جام صادق نے بھی بہ بانگِ دہل اعتراف کیا تھا کہ "کبھی کبھی تھوڑی سی پی لیتا ہوں"۔

"سابق مشرقی پاکستان اور آج کے بنگلہ دیش کے سابق حکمران صدر ارشاد کی ٹائمز آف انڈیا کے صفحۂ اول پر تصویر شائع ہوئی جس میں وہ جاپان کے بادشاہ سے شراب کے بھرے گلاس کا تبادلہ کر رہے تھے۔" ❷

اس سے بڑا المیہ اور کیا ہوگا کہ علانیہ طور پر شراب نوش اور نشئی طبقہ مسلمان ملکوں پر حکمران ہے۔ حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے شراب نوش کے ایمان کی نفی کی ہے۔ ارشادِ گرامی ہے:

"وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِن." (بخاری شریف)

"اور شراب پینے والا جس وقت شراب پی رہا ہوتا ہے وہ مومن ہی نہیں رہتا۔"

اسلامی دستور میں شراب نوشی کے مرتکب کا حکومتی عہدہ حاصل کرنا تو درکنار شہادت بھی قبول نہیں۔

"اذا شربوا الخمر فاجلدوهم ثم ان شربوا فاجلدوهم ثم ان شربوا فاجلدوهم ثم ان شربوا فاقتلوهم." (ابوداؤد)

"اگر لوگ شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو۔ اگر دوبارہ پئیں تو پھر کوڑے مارو۔ اگر سہ بارہ پئیں اور اگر اس کے بعد بھی پئیں تو انہیں قتل کر دو۔"

---

❶ دخترِ مشرق ___ ص: ۱۳۵ ❷ ہفت روزہ ایشیا ۸ ستمبر ۱۹۸۵ء

جنرل ضیاءالحق کے دورِ حکومت میں شراب پر پابندی لگائی گئی، مگر بعد میں آنے والی بے نظیر حکومت نے دوبارہ شراب خانوں کو لائسنس جاری کر دیے۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکموں کے برخلاف حکومتی سطح پر شراب کے کاروبار کی سرپرستی نے ہمیں مستقل بغض و عداوت کا شکار کر دیا۔ نسلی و لسانی عصبیتوں کی تلواریں اپنے مسلمان بھائیوں کی گردنوں پر چلنے لگیں۔ شرابی حکمرانوں کی شراب کے سیلاب میں ہمارا بازو، مشرقی پاکستان بھی بہہ گیا۔ کراچی میں فساد اور بدامنی کی آگ سلگ اٹھی اور آخر ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ سنا دیا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ کُبِتُوْا کَمَا کُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ م بَیِّنٰتٍ ط وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ" o "

"بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ دنیا میں بھی ایسے ذلیل ہوں گے، جیسے ان سے پہلے لوگ ذلیل ہوئے اور ہم نے کھلے کھلے احکام نازل کئے ہیں اور کافروں کو ذلّت کا عذاب ہوگا۔"

❁❁❁❁❁